جلد ۵	بمبئی ۔ شنبہ ۱۲ ۔ محرم الحرام ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۲ مئی ۱۹۰۰ عیسوی	نمبر ۱۷

مفیکنگ میں ابھی کشمکش

آخر بازی لیگئے

خدا خدا کر کے محصورین مفیکنگ کو آخر وہ دن دیکھنا نصیب ہوا جسکی طرف انگریزی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ ادہر آج انکو دل خوشی کے مارے کسقدر اچھل رہے ہونگے جنہوں نے محض اپنی گورنمنٹ کی عزت رکھنے کیلئے خود کو معرض خطر میں پیش کر رکھا تھا۔ اور جنہیں آج ہر طرف سے تہنیتوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہوگی واقعی انکی ہمت و استقلال پر ہزار ہزار آفرین و تحسین ہے گھوڑوں کا گوشت کھانے تک کی نوبت آگئی تھی مگر ان تمک سکی۔ جو سکے مر رہے تھے۔ امراض مہلک کے زغہ میں پھنسے ہوئے تھے۔ دشمن کی آتش فشان گولہ باری کو سہہ رہے تھے مگر دم نہیں مارتے تھے انہوں نے انگریز جنگ ... کی ... میں وہ ... تک

یادگار رہیگی

اندر اگر تمام دنیا کی تواریخ گردانی جائے تو اسکی نظیر مشکل سے ملیگی انکی ہمت پر اہالیان انگلستان جسقدر ناز کریں تھوڑا ہے اور انکی رہائی پر جسقدر خوشی منائیں کم ہے جب انکا خیال ہوتا ہے کہ باوجود انسداد رسید ۲۱۹ روز تک محصور رہے تو ایک اچنبھا سا پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے روز کیونکر گذار دیا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر کوئی ذاتی غرض مد نظر ہوتی تو ہرگز ہرگز اسقدر سختی جھیلنا گوارا نہوتی مگر چونکہ انکو اپنی گورنمنٹ کی عزت و آبرو کا خیال تھا کیونکہ گورنمنٹ جو اپنی رعایا پر ہمیشہ شفقت مادری کی نظر ڈالتی ہے تو کیا وفادار سپاہی کی حمیت کیونکر گوارا کرتی کہ ایسی گورنمنٹ کو تمام سلطنتوں کی نظروں میں ذلیل کرائے۔ لندن میں بڑی دہوم ہو رہی ہے تمام شہر روشنی سے جگمگا رہا ہے خوشی کے نعرے گھر گھر ہو رہے ہیں۔ اور محصورین مفیکنگ خصوصاً کرنل بیڈن پاول کی تعریف بازو ... عالم ... اسی طرح ... اظہار خوشی کر رہے ہیں اور ...

سلطان المعظم کی رعایا پروری

اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی بیدار مغزی رعایا پروری دول یورپ جسقدر رشک کریں کم ہے آپکو ہمیشہ اپنی رعایا کی بہبودی اور سلطنت کی ترقی کا خیال لگا رہتا ہے۔ چنانچہ یہ حکم نافذ فرمایا ہے کہ جو شخص دول اجنبیہ کے ڈاکخانوں سے کوئی تعلق رکھیگا وہ سخت سزا کا سزاوار ہوگا ملکی ڈاکخانوں کی انسداد کی تدبیریں ہو رہی ہیں محکمہ وزارت کو یہ بھی ہدایت ہوئی ہے کہ مستحقین پنشن قدیم ... کی پنشن ہمیشہ بر وقت ادا ہوتی رہے ایسے رعایا پرور عدل گستر فرمانروا کیلئے رعیت کے دل سے کیوں دعائے خیر نکلے جو اپنی جان و مال کی دلسوزی قدر کرتے ہیں اور انکے فوائد کو اپنے آرام پر مقدم جانتے ہیں کہاں ہیں انگریزی متعصب اخبارات ذرہ اسطرف آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو۔ اگر حیادار ہوں تو چلو بھر پانی میں ڈوب مریں اسی حکومت کو کمزور بنایا جاتا تھا کیا ایسی ہی بیدار مغز حاکم کو مریض بدنسد کہا جاتا تھا۔ مرتے ہی نہیں آتی ان جھوٹوں کو دنیا پاک ہو جاتی۔

ہ ن دی دف تر

ہملوگ ناظرین اس سرخی کو دیکھکر دل ہی دل مین ہجے کرنے لگے ہونگے کہ خیر تو ہے حضور پنچ بہادر مدظلہ العالی نے آج یہ معمہ تحریر فرمایا ہے کہ ہزار ذہن پر زور دیتے ہین - لاکھ طرح جوڑ توڑ الٹ پھیر کرتے ہین - گرو ترکیبون سے ہجے لگاتے ہین مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا - کہ آخر یہ اسرار کیا ہے - بہت غور کرنے سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ کچھ ہندی کا مضمون ہے مگر آگے چلکر سب مطلب خبط ہو جاتا ہے کہ آگے ہی چال رہا - اور خدانخواستہ کہین الیسی ہی معمہ بازیان ہونگی تو کاہیکو کسیکی سمجھ مین کوئی مضمون آنے لگا تھا - کوئی صاحب ہجے لگا کر یون پڑھ فرماتے ہونگے کہ ہان اب آیا سمجھ مین - یہ حضور پنچ بہادر نے کوئی خاص اصطلاح ایجاد فرمائی ہے - افسوس ذرا سی بات بھی مگر کسیکی سمجھ مین نہین آتی - ناحق ناحق زور لگا لگا کر کھوپری کے پرچے اوڑائے دیتے ہین سنئے - یہ نہ کوئی ہندی کا مضمون ہے نہ کوئی خاص اصطلاح - یہ **ہندی دفتر** ہے یعنی گورنمنٹ عالیہ نے یہ حکم نافذ فرمایا ہے کہ تمام ہندوستان مین ہندی دفتر کر دیا جائے - چونکہ گورنمنٹ کی توجہ خود اسیطرف مبذول ہے لہذا ایجانب کو بھی یہ بات لازم ہوئی - کہ اپنے دفتر کی کارروائی کا رخ بھی فوراً ذرا اوسیطرف پھیر دین - اس سے ہمین کیا بحث ہے کہ کسیکی سمجھ مین آئیگا یا نہین - اگر گورنمنٹ نے خود اسکا لحاظ فرمایا ہوتا تو ہمین بھی اوسکا پاس کرنا پڑتا - اب تو درخواستون اور عرضیون مین مزا آئیگا - ذرا ملاحظہ فرمائیے گا کہ کتنی مسلسل تحریر ہے - گا آج ہی - مگر کہین ایسا نہو کہ آپ یہ سمجھین کہ کوئی گھپلا پھر رہا ہو - اتنا ذرہ حرف بحرف پڑھیئے تو آلل درشتر کا

مزا آنے لگے

وررہ مشکل پڑگئی - اسواسطے کہ اگر کہین سُر بلی آواز جنکی مجسٹریٹ کو مزا دے گئی - اور اونھون نے سُر درین آگرہ یہ حکم جاری کر دیا - کہ تمام کچہری سُر مین بات کیا کرے - اور جو بے سُرا ہو - اوسپر پانچ روپیہ جرمانہ - تو غضب ہی ہو جائیگا - کچہری کے عملون کو دُہری دُہری مشکل پڑیگی - کہ ادہر تو ہندی پڑہنے کیلئے پنڈتون کی ڈنڈوت کرنی پڑے گی - ادہر ایک ایک طنبورہ خریدنا پڑیگا اور گویّون کی خوشامد جو کیجائے وہ نفع مین - مگر ہان مزا بڑا آئیگا - ہر عملے کے پاس ایک طنبورہ رکھا ہوا ہوگا - مستغیث جو آئیگا - وہ بھی ایک طنبورہ لیکر عدالت مین عرض حال کریگا کہ حضور آن حضور آن آن سہ پا آرے آرے آ - دے -

بھئی اسپر تو ایجانب کا بھی صاد ہے - سنرو سُر مین ہی بات چیت معلوم ہونی چاہیئے - اور یہ کچھ دور بھی نہین ہے - اب **ہندی دفتر** ہوگا - تو اوسکے ساتھ ہی ساتھ حکام کو عجب نہین کہ تال سُر کا بھی خیال ہو جائے - کیونکہ اللہ کی عنایت سے ہندی کی تحریر ہی الیسی ہے کہ کوئی لفظ بے تال سُر کے ادا ہی نہین ہوتا - شروع شروع مین تو ذرا عمال کو تکلیف ہوگی کہ فرصت کے وقت بیٹھے بیٹھے کر سُر بھرنا پڑیگا مگر آیندہ بڑی آسانی ہو جائیگی - کیونکہ تال سُر کی بدولت تمام دن مین شاید ایک ہی مقدمہ مشکل سے فیصل ہوگا - اور کچھ نہین تو کام مین تو تخفیف ہوگی - اسکے علاوہ کچہریون مین تھیٹرون کا مزا آئیگا - دور دور سے لوگ تان سننے جاتے ہین - مجسٹریٹ صاحب تیّن گائینگے - بیرسٹر صاحب تیّی الاپینگے - غرض کہ راجہ اندر کا اکھاڑا ہر ایک کچہری مین قائم رہیگا -

خدا کرے سچ ہو

ٹرانسوال کا معاملہ بھی کمبخت جان کو آگیا کسی طرح ختم ہی نہین ہوتا - جب دیکھیئے جب ایک ہی آفت نئے خانے کا سامنا رہتا ہے - وہان کے بوئرون کی یہ کیفیت ہے کہ اناب شناب اٹم غلم جو جی چاہا لکھ مارا جسطرح جاڑے گرمی کی رُت بدلتی رہتی ہے اوسیطرح خبرون کا حال ہے کہ اپنی فصل پر تو خاص طور سے ہری بھری ہو جاتی ہین - اور جب فصل تمام ہو جاتی ہے تو پھر بیچارے سوکھ ساکھ کر کانٹا ہو جاتی ہین ٹرانسوال کے متعلق خبرون نے سیکڑون بھیس بدلے اور قسم قسم کی کایا پلٹے کھلائی - خیر وہ تو ہو چکے پھر گئے کمبخت سچ کی دلیلی اخبار دلی کے تھے - اب یہ کوئی نہین کہتا کہ خبر اصل مین انگریزی اخبارون ہی مین غلط شایع ہوئی ہے جسے دیکھیئے وہ دیسی اخبارون ہی کے گلے پڑتا ہے اسلیئے ذرا سی خبر لکھتے ہوئے طبیعت جھجکتی ہے کہ کہین ایسا نہو کہ دو چار روز کے بعد ایسی اچھی خبر کی اپنے ہی قلم سے تردید کرنی پڑی - خیر اب جو ہو سو ہو دروغ بر گردن راوی - جھوٹ سچ کے ہم ذمہ دار نہین رہا جب کان مین بھنک پڑی ہمہ تن خرگوش ہو کر سنا کرین - رائٹر کا نامہ نگار میفکنگ سے تار دیتا ہے کہ بوئرون نے میفکنگ کا محاصرہ اوٹھا دیا اور ہماری امدادی فوج شہر مین داخل ہو گئی - میفکنگ مین ۲۱۹ روز تک محاصرہ قائم رہا اس اثنا مین ہمارے نڈر دل گرد بہادر نانہ مین شیر دل فوج کرنیل بیڈن پاول جو مشہور ہین اُن کو سخت محاصرہ کی بدولت انتہائی بڑی جوان گی اور ... لیکن ... آکسیکر ہاتھ جان ... کسی قسم کی تکلیف نہیا ... نہین ہے - یہ چہ ساعت وہ کی تکلیف ٹالی جانیوالی نہین

نقدیر کا لکھا

ہندوستان کی مصیبت اور آفت کی نسبت سب لوگ قسم قسم کا خیال کرتے ہیں اور اپنی اپنی طبیعت سے طرح طرح کی وجہیں نکالتے ہیں مگر ہم تو یہی کہیں گے کہ یہ سب تقدیر کا لکھا ہے۔ افسوس ہندوستان کی تقدیر میں آئے دن کا رونا ہی لکھا تھا۔ بقول شخصے قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے ؛ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ؛ بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا ؛ غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا ؛ عیش و آرام ولایت والوں کو ملا۔ غم بیچارے ہندوستانیوں کو۔ ہمارے ایک نامہ نگار محرم کی نسبت ایک عجیب واقعہ تحریر کرتا ہے جس کو پڑھ کر سوائے افسوس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ محرم کے قبل یورپین گروہ میں نہایت گرم خبر پھیل رہی تھی کہ تاریخ ۱۰ محرم کو ایک بہت بڑی لڑائی ہو گی۔ اور دس تاریخ کو تو اتنا بڑا جنگ ہو گا کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کو لوگ بھول جائیں گے۔ اور اسی سبب سے بہت دور دور سے پولیس اکٹھا کی گئی۔ اور یورپین گروہ میں فی کس ایک ایک بندوق اور بیس بیس کارتوس تقسیم کیے گئے۔

لطف یہ کہ جب دونوں تاریخیں لڑائی فساد سے خالی گئیں تو یہ کہا گیا کہ ہمارے انتظام میں کامیاب ہو گئے۔ اب کہیے کہ اس بدگمانی کا علاج سوائے اس بد قسمتی پر صبر کرنے کے اور کیا ہے۔ ہندوستان کے چاندر خانہ تو بد نام ہی تھے اب یورپین لوگ بھی [illegible] کرنے لگے۔

اچھا تصفیہ ہوا

دنیا میں چاروں طرف جدھر دیکھیے خانہ جنگیوں کا زور شور ہے۔ ہر سلطنت جنگی تیاریوں میں تلی ہوئی نظر آتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں بڑی بڑی دولتوں کے منہ آ رہی ہیں۔ دور کیوں جائیے دیکھیے نانا انوال کی شامت نے جو دھکا دیا تو آج کا دیکھا نہ بھالا خوفناک ہماری بہادر گورنمنٹ کے مقابلہ کو آ گیا۔ وہ جو کہتے ہیں کہ کیا تیری کیا تیرے کا شوربا۔ وہی چار و ناچار دین سر تھام کے اپنی قسمت کو رو رہا ہے۔ راستہ چلتے اگر دیکھا ہو کہ آدمی کو آدمی ہی لگتی آتا ہے چکنی چپڑی پر پاؤں پھسل جاتا ہے اور چار مردان سے شانے چت۔ اڑا اڑا دھم گر جاتے ہیں۔ اتنی دیکھا دیکھی بہت خانم ریلوے بیگم کو بھی جوش آ گیا۔ تو گذشتہ ماہ فروری میں اسٹیشن اکولہ پر بغیر پوچھے گچھے دو مال گاڑیوں میں آپس میں مٹھ بھیڑ کی ٹھہرا دی۔ مسٹر دادابھائی ایک انجن ڈرائیور کو زیر شکنجہ دفعہ ۱۰۱ ریلوے قانون میں دھر گھسیٹا۔ چند روز ہوئے اسسٹنٹ کمشنر اکولہ کے اجلاس میں مقدمہ کی تحقیقات ہوتے ہوتے سے ہو رہی تھی مسٹر موصوف کی جانب سے بمبئی کے بیرسٹر مسٹر ایف ایس طالعیار خان پیروکار تھے۔ مدعی ریلوے کی جانب سے بیان کیا گیا کہ یہ گاڑیوں کا تصادم جو ہوا یہ ساری مسٹر موصوف کی غفلت کا نتیجہ ہے کیونکہ سگنل کے ہونے پر بھی یہ اپنی گاڑی ادھر اسٹیشن پر لئے چلے آئے اور فی گھنٹہ ۱۰ میل کی چال سے انجن چلا رہے تھے جس سے دونوں گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ مسٹر موصوف تمر تقدیر کے زبردست ۱۲ روز کی تحقیقات کے بعد مجسٹریٹ صاحب بہادر نے ان کو ملزم قرار دیا اکر رہا کر دیا مسٹر [illegible] بجا ہیں اور خوشی منائیں گے

مبارک مبارک مبارک

ہم بہت خوشی کے ساتھ اس خبر کو شائع کرتے ہیں کہ ہمارے معزز کرمفرما جناب میر تجمل حسین صاحب تجمل جلال پوری شاگرد حضرت تائب شاہجہانپوری کو خداوند کریم نے فرزند نرینہ عطا فرمایا جس سے ہر دوست کو عموماً اور جناب میر صاحب کو خصوصاً مسرت بے اندازہ ہوئی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک اس مولود کو زیر سایہ والدین عمر دراز عطا فرما کر نیک ہونہار بنائے۔ آمین!

قطعہ تاریخ تولد مولود مسعود جو دفتر میں موصول ہوئی ہے درج ذیل کیجاتی ہے :۔

قطعہ تاریخ

ولادت باسعادت صاحبزادہ مظفر حسین سید قطب حسین ابن جناب سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی (از جناب نیاز [illegible] صاحب)

چو در خانہ سید نشان تجمل ؛ پسر قطب مظفر شد از جاہ [illegible]
پئے سال تاریخ آن گفت حامد ؛ تجمل نشان قطب شد واہ [illegible]
۱۳ ھ ۱۸

مسجد کا انتظام

متولیان مساجد کی نسبت ہر ہفتہ کچھ نہ کچھ شکایت آتی رہتی ہے کیا وجہ کہ یہ لوگ اللہ میاں کا پیسہ ڈکار ہضم کیے جاتے ہیں۔ اگر ان حضرات نے یہی کارروائی جاری رکھی تو ایجنٹ ان کا معقول انتظام کریں گے۔

المورہ کی مسجد کے متولی صاحب کی نسبت ہمارے ایک جاسوس نے خبر دی ہے کہ متولی صاحب مسلمانوں کو کچھ حساب وغیرہ نہیں سمجھاتے بلکہ [illegible] کرتے ہیں اگر یہ بات فی الواقع صحیح ہے تو اس کے متعلق ضرور تھا۔ [illegible] فرمائیں گے۔

اب لڑ چکے

لارڈ رابرٹس کی شجاعت کی دھاک دشمنون کے دلو نپر ایسی بیٹھ گئی ہے کہ وہ اب اونکے مقابلہ مین لڑنیکا نام ہی نلینگے۔ اب چاہے وہ ہزارون تیاریان کرین کتنی ہی وسیع اور عمیق کھائیان کھودین۔ جتنی چاہین توپین قلعو نپر نصب کرین۔ مگر جہان اونہون نے یہ خبر سنی کہ لارڈ رابرٹس نے اسطرف کا عزم کیا ہے تو اونکے اوسان باختہ ہو جائینگے۔ سب تیاریان یونہی دھری رہینگی اور دشمن جہان سینگ سمائے گھس جائینگے۔ پریٹوریا کی بہت سنا جاتا ہے کہ اوسکی حفاظت کا بڑا انتظام ہوا ہے۔ قلعہ کے اطراف بڑی وسیع کھائیان کھودی گئی ہین۔ ہر ہر جگہ بہت محکم قلعبندی ہو گئی ہے۔ اول تو یہ باتین گذشتہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتین۔ صرف بہادرون کو خوف دلایا جاتا ہے۔ لیڈی سمتھ کمبرلی کیا یا افواہین مشہور رہی تھین۔ اوسکی حفاظت مین بہادر تک استحکام سے کام نہین لیا گیا تھا۔ شہر کی بربادی کی کیا کچھ دھمکیان نہین دیگئی تھین۔ مگر جب ہمارے لارڈ بہادر نے اوسطرف کا رخ کیا۔ تو بوئر پایہ رفتار بھاگتے نظر آئے۔ یہی حال پریٹوریا کا بھی ہوگا اور اگر بالفرض محال اونھون نے یہ ارادہ بھی کر لیا ہے کہ اوسکی حفاظت مین جانین لڑا دینگے۔ ایک ایک جسم مین جتنی جان باقی ہے حفاظت سے منہ نہ موڑینگے۔ پھر بھی ہمارے بہادرون کے مقابلہ مین اون کم ہمتون کی ہستی ہی کیا ہے۔ مثل مشہور ہے بھیڑ کی لات گھٹنون تک۔ جب ہمارے بہادرون کی طرف سے دھوان دھار گولہ باری شروع ہوگی تو تھوڑی دیر تک تو وہ اپنی کمزور توپون سے فش فش کرتے رہینگے۔ مگر جب دیکھینگے کہ ان کے مقابلہ مین کسیطرح دال نہین گلتی تو بھاگ نکلینگے کہ زندگی باقی رہی تو کسیطرح آزادی حاصل کر لینگے مگر جان بچا کر جائینگے کہان آخر کو دل کو دلاسا دینگے۔ ورنہ جان بچا کر کہان جائینگے بھاگ کر راہ فرار نکالینگے ہمارے بہادرون کی ...

اب کہان جاتے ہین

ڈچون نے بہت روز اچھل کود کی۔ ہماری بہادر فوج کو بہت ستایا مگر اب اونکا خمیازہ بھگت رہے ہین کمبخت اگر حضرت سعدی کے اس مصرعہ "چہ کار کند عاقل کہ باز آید پشیمانی" پر عمل کرتے تو یہ دن کاہیکو دیکھنا نصیب ہوتا مگر سو قسمت کی بدنصیبی کو جیسا کیا کرے ؎ سر پر گرا پہاڑ تو فریاد کیا کرے ؎ ہماری گورنمنٹ سے یہ اسقدر گستاخی کرتے اور اب کف افسوس ملنا پڑتا۔ مگر مثل مشہور ہے ع قضا جو نٹی کی آتی ہے تو اوسکے پر نکلتے ہین۔ بہت کو دیوانہ کرنے لگے۔ بہادری کے جوش مین آکر برٹش گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیدیا۔ اور نیٹال پر برٹش ممالک مین دندناتے چلی آئے۔ مگر اب حقیقت کھل رہی ہے بہادر یکا نشہ کرکرا ہو گیا۔ بھاگے بھاگے پھرتے ہین آرینج فری سٹیٹ مین ہمارے لارڈ رابرٹس بہادر کی روزمرہ دندنا رہے ہین مگر اب ہماری فوج ٹرانسوال مین قدم رکھا ہے۔ چنانچہ لارڈ رابرٹس گزشتہ سے تار دیتے ہین کہ جنرل ہنٹر ٹرانسوال مین داخل ہو گئے۔ کرسٹیانہ ۱۲ میل کے فاصلہ پر رکھا ہے اسکے بعد جو تار آیا اوس مین یہ دلخوش کن خبر تھی کہ کرسٹیانہ پر ہمارا قبضہ ہو گیا۔ دشمن بلا مقابلہ بھاگ گئے۔ مقابلہ کیا کرتے۔ خاک جان کے لالے پڑ گئے ہین۔ اب بھاگے کہو بہی تو جگہ نہین رہی۔ آرینج فری سٹیٹ سے بھاگ کر ٹرانسوال پہنچے۔ وہان بھی ہماری فوج ملک الموت کی طرح اونکے سر پر جا پہنچی۔ اب یہان سے بھاگ کر کہان جائینگے بہت تمہاری دم مین آزاد دیکھا رہتا۔ گردنین طوق غلامی سے ... جب آزادی کی قدر معلوم ہوگی۔ کیونکہ قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ پہلے جو آزاد تھے تو برٹش رعایا پر بڑی ظلم کیا کرتے تھے اونکی حق تلفی مین کوئی کسر ...

پھر بھی غنیمت ہے

خدا تعالی نے ہندوستانی نوابون راجاؤن ہی کو یہ عالی حوصلگی عطا فرمائی ہے کہ ذرہ کسی نے قابل تحسین کام کیا۔ اور اسکا منہ موتیون سے بھر دیا۔ سونے مین تول دیا۔ انعامات دئے جاگیرین دین غرض اسکا مالا مال کر دیا۔ پشتہا پشت کیلئے سامان مہیا کر دیا۔ اور یورپین حکام نے وہ ترکیب نکالی کہ جیسے کوڑی نہ نکلے۔ اور لوگ نامزد یہ غلام ہو جائین یعنی خطابون کی ایک فہرست تیار کر رکھی۔ جہان ضرورت ہوئی ایک سہ حرفی خطاب عطا فرما دیا۔ اور ہمارے ہندوستانی بھی کہ پھولے نہین سماتے انہین خطاب کیا ملتا ہے گویا بیکنٹھ (بہشت) کا ٹکٹ ہاتھ لگتا ہے انکے دماغ ہی نہین ملتے۔ معمولی کالا آدمی سے بات کرنا ہتک عزت سمجھتے ہین۔ اگر ہندوستانی رئیسون کی طرح ہماری گورنمنٹ انکو کچھ جاگیر وغیرہ دیتی پھر تو خدا جانے یہ آدمی کو کیا کا کیا ہو جاتا۔ خیر اس سے ہمین کیا واسطہ۔ وہ ہمارے ان خطابون کو شہد لگا کر چاٹین یا تعویذ بنا کر گلے مین ڈالین لیکن افسوس تو اتنا ہے گورنمنٹ کی عالی حوصلگی پر کہ ان خطابون کے بدلے اگر غریب لائق اشخاص کو کچھ جاگیرین دیتی تو وہ اسکی سلطنت کے قیام و دوام کی دل سے دعا دیتے مگر وہ وقت بھی آیا چاہتا ہے اگر ہمارے وائسرائے بہادر لارڈ کرزن اور اونکی لیڈی صاحبہ کہ مانند چند اور فیاض حکام آئینگے تو غریبون کا بھلا ہوگا۔ کیونکہ آجکل انکی فیاضی کی دہوم مچی ہوئی ہے اور ہر کس و ناکس کی زبان پر انکی فیاضی کی تعریف ہے۔ چنانچہ حال مین لیڈی صاحبہ کرزن نے ہندوستان کی ایک لیڈی کو ایک ایسے مقام پر مقرر کیا تھا۔ جہان ہر وقت جان جانیکا اندیشہ تھا مگر اسنے اپنی گورنمنٹ کی خدمت کے مقابلہ مین اپنی عزیز جان کا کچھ خیال نہ کیا اور ہمیشہ انگریز زخمی جو معرض ہلاکت مین پڑے ہوتے تھے ... لیڈی کرزن صاحبہ نے اس خدمت کے صلہ مین مذکورہ لیڈی کو ایک نہایت بیش بہا کراس عطا فرمایا۔ یہ کراس بمبئی مین آیا اور بڑے دہوم سے ...

واہ ری میرے شیر

ہمارے صاحب بہادر [illegible] برٹش کی نجات کیلئے تو
تمام بہادر سپاہیوں کی کمیوں میں جتنا ہو سکا ہے پیدا
کر دی ہے۔ جسکا خیال ہے بہادروں
کو پسپائی ہو جاتی ہے۔ ان کے میدان جنگ میں آ کر
ہی دم میں شکست ہو جاتا پلٹ گیا۔ پہلے تو ان ہوں کی
ہمت سپاہیوں کو بہت حیران کر رکھا تھا کبھی سامان
رسد کا نقصان ہو جاتا تھا کبھی دیا لٹ ہو کر کے
ساری فوج کو وہ غبارے کی [illegible] میں ڈال لیتے تھے۔ کبھی
کیمپ پر سپاہیوں کر کے سپاہیوں کو گولہ بارود غائب
کر دیتے تھے۔ غرضکہ کوئی دقیقہ تکلیف دینے میں اٹھا
نہیں رکھا۔ اور خدا جانے ہمارے بہادر سپاہیوں کو
بھی کیا ہو گیا تھا کہ بہانے بہانے بھاگے پھرتے تھے جہاں پر
جاتے ناکامی ہی کی صورت نظر آتی تھی اور ہر جگہ
دشمنوں کے عناصر ہیں اگر بہادری اطاعت قبول کرنی
پڑتی تھی۔ مگر جیسے میرے شیر لارڈ رابرٹس نے نئی
کرسی شاہی پر کمر باندھی ہے اور سر دو ہماری
فتح ہی فتح ہے۔ وہ بیٹوں سنبھالے پڑتے ہیں۔ مگر
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے سامان دو روزہ
کے درمیان کہیں جائے پناہ نہیں ہے۔ پائے تخت پر پائے
تخت بدلے جاتے ہیں مگر دو دن بھی ایک جگہ میں سے
زندگی بسر کرنا نصیب نہیں ہوتا۔ خیبر معوش ہو گئے کر
کرونسٹاڈ میں انہوں نے دم دیا تھا کہ برٹش فوج
کا یہاں آ جانا اگر محال نہیں تو ناممکن ضرور
ہے۔ سپاہیوں نے ہمارے سپاہیوں کی شجاعت
کا غلط اندازہ لگایا تھا۔ وہ تو یہ سمجھے تھے کہ
برٹش سپاہی بھی تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہیں
ہماری مضبوط مورچہ بندی کو عبور کر کے اور
ہماری سخت گولہ باری کی آگ میں پیر کر بیٹھ کر
کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مگر

اب آنکھ کھل گئی

اب اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ جو سند جنین
بہت ... مقابلوں میں کامیابی
حاصل کی اسکا تمام شجاعت نہیں۔ بلکہ یہ دو ہی تو ان کو
کہتے ہیں کہ شہروں اور قصبوں کی پروا نہ کر کے
اتفاقاً چلے آتے ہیں اور مخالفین کی صفوں کو درہم برہم
کر دیتا۔ لیکن یہ کام ہر کس و ناکس کا نہیں شجاعت
خاص ہی کا کام ہے۔ لارڈ رابرٹس ہی جیسے بہادر افسر
ہیں جنہوں نے انہی کی سند سے مشہور ہیں کر دی تھی
تاریخ فری سٹیٹ میں پہلے انہیں نے قدم رکھا فری
سٹیٹ میں پہلے انہیں نے قدم رکھا فری سٹیٹ کو
دار السلطنت بلومفونٹین پر انہیں نے قبضہ کیا۔ اور
اب جبکہ دار السلطنت کرونسٹاڈ کی فصیلوں پر بھی انہیں
نے برٹش پھریرا نصب کیا۔ چنانچہ ہمارا حال کا تار مظہر
ہے کہ لارڈ رابرٹس کل شب کو ڈیڑھ بجے کرونسٹاڈ میں
داخل ہوئے اور برٹش افواج کے نعرہ ہائے خوشی کے درمیان
یونین جیک کا علم بلند کیا۔ بزدل ڈچوں کی کیا مجال تھی
کہ ہمارے بہادر سپاہیوں کے بڑھتے ہوئے جوش کو
روکنے کی کوشش کرتے۔ پریسیڈنٹ سٹین نے اپنے
سپاہیوں کو بہت ابھارا۔ مگر لارڈ رابرٹس کی شجاعت
کی دھاک دلوں میں ایسی ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ جب انکو
معلوم ہوا کہ لارڈ موصوف نے ادھر کا رخ کیا ہے تو
سب شام ہی سے بوریا بدھنا سنبھال کر شہر کو خیرباد کہی
اور ایسے بھاگے کہ پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا بلکہ قسم کہا لی
کہ اب برٹش کے مقابلہ میں ہرگز ہرگز نہ لڑیں گے۔
ہمیں آزادی وازادی کچھ نہیں چاہئے۔ خدا ہمارے
کھیتوں کو سلامت رکھے اور ... سینڈرسٹ
ہی زندگی بسر کرینگے۔ یہاں جو نڈر اور بہادر ہیں ...
کیا۔ وہ تو ٹرانسوال ہی کے ہیں جو ہیں ... آزادی
کی دھن میں جنگ ہتھیار سنبھالے تھے۔

ابتک تحقیق باقی ہے

واہ رے بد نصیب ہندوستانیوں کی بدبختی۔ ابر آسمان بھی ہمیں
بہشت پر آکر ساری مصیبتوں کا ایک ہی ساتھ خاتمہ ہو جاتا
جب کبھی انکی بہبودی کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے
معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے۔ اب ان کی قسمت
ہی ایسی اوندھی ہے تو برٹش پارلیمنٹ بھی انکے
کیا کرے۔ وہ تو ہمیشہ اسکی بہتری کے خیال میں ہمہ
تن مصروف رہتی ہے۔ اس کے فائدہ کی نئی نئی
ترکیبیں سوچتی رہتی ہے مگر کوئی ترکیب راست
نہیں آتی۔

لارڈ ہملٹن صاحب نے ہوس آف کامنز میں
بیان کیا کہ گورنمنٹ ہند کسانوں کو مویشی۔ اور بیج
وغیرہ۔ ضروری سامان کاشتکاری سے مدد دیگی
اس خبر کے سننے سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اور
ہم سمجھے کہ غریب کسانوں کی قسمت نے یاوری
کی۔ مگر بھلا ایسا کاہیکو ہوتا تھا۔ اگر ہندوستانیوں
کا بخت خفتہ اسطرح بیدار ہو جاتا تو ہندوستان
جنت نشان ہندوستان کلفت نشان کیوں کہلاتا
لوکل گورنمنٹوں کو حکم ہوا ہے کہ اس امر کی تحقیق
کریں کہ ہندوستان کو اس مدد کی کہاں تک ضرورت
ہے۔ سبحان اللہ اب تک تحقیق باقی ہے۔ اب تک
غریب فاقہ کشوں کی ضرورت میں اونہیں شک
ہے۔ واقعی گورنمنٹ کو ضرور اسکا خیال رکھنا چاہئے
کیونکہ اگر سرکاری خزانہ بے موقعہ خالی ہو جائیگا
تو ضرورت کے وقت دقت ہوگی۔ اس میں بھی گورنمنٹ
نے رعایا ہی کی بہبودی کو مد نظر رکھا ہے کیونکہ
ابھی تو خیر کسی نہ کسی طرح قوت لایموت مل ہی جاتی
ہے۔ مگر جو کبھی خدانخواستہ اس
سے زیادہ سخت وقت آ گیا کیونکہ اب تک مصیبت
کی ضرورت نہیں ہوئی ہے تو وہ موقعہ ہی خزانہ اوسکے کام آئیگا

معرکہ آرائی

یہی تو وقت ہے

دو بارہ داغستو [illegible] آ رہی ہے جامہ [illegible] کس لو جاتی اپ بند لیا رب [illegible] ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ زمانہ آ گیا جس کا مدت مدید سے انتظار تھا۔ دیکھیں اب کون [illegible] مرد میدان ہو کر جوہر دکھاتا ہے اور کون کون [illegible] چڑیا کا گھونسلا بناتا ہے۔ ارے میاں کیا غضب ہے [illegible] میں آکر یہ زمانہ ایسی باتوں کا نہیں۔ وہ وقت گیا [illegible] ہل خان فاقہ [illegible] تھے۔ اب بچہ بچہ [illegible] کے لئے [illegible] بل موجود ہے۔ میں کان دبائے [illegible] بیٹھے رہو۔ ابھی حضرت بن نے کیا کہا [illegible] جاتا ہے کہ گورنمنٹ [illegible] کو ترانسوالی [illegible] کیا بات ہے [illegible] کہ وہ ہی [illegible] مدت [illegible] پڑتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری گورنمنٹ ہمارے جوہر ہماری کس دن کیلئے اور [illegible] کہاں [illegible] کیوں نہیں [illegible] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گورنمنٹ [illegible] کہ وہ بھی عیسائی ہیں [illegible] اور [illegible] ہماری بہت کام نے رہی ہے۔ یہ بات بھی خلاف [illegible] ہے کیونکہ وہ [illegible] کسی بات میں [illegible] مارنے میں کاٹنے میں [illegible] میں [illegible] چلا اپنا وار کر ہی چلتے ہیں۔ اس لڑائی کے متعلق [illegible] خبریں [illegible] اور [illegible] میں [illegible] دیکھنے سننے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورے بہادروں کی بہادری عالم بالا معلوم کر [illegible] کیا تعلق ہے۔ ہماری تو رائے ہے اب [illegible] گرد [illegible] ہو جاؤ جوہر بہادری اور وفاداری دکھلا ڈالو۔ گورنمنٹ ہماری [illegible] کھل [illegible] ترانسوالی [illegible] کو [illegible] کا مزہ چکھا دو۔ کیوں [illegible] کچھ بھی نہیں۔

راقم [illegible]

باد ہوائی باتیں

بنگال میں [illegible] کا [illegible] لگا دیا گیا [illegible] ہوں [illegible] پر جانا اگر [illegible] جائے تو [illegible] نہیں [illegible] ہے۔

چین

بقول [illegible] برلن کا اخبار [illegible] ہے کہ یہ بات جو مشہور ہے کہ اور [illegible] برٹش [illegible] گورنمنٹ چین کو [illegible] بات [illegible] ایک [illegible] غالب [illegible] کرتا ہے کو منتشر کر دیا جائے یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے [illegible] میں ایسا [illegible] گیا ہے۔ اب چین کیا جواب [illegible] یورپ میں [illegible] اور وہاں [illegible] پھیلے ہوا اور [illegible] کام [illegible] نکالا۔ [illegible] ملک کو برباد کر [illegible] کشش [illegible] کی بربادی [illegible] ہوں [illegible] اور [illegible] میں یہی بات [illegible] ہو [illegible] امریکہ [illegible] ملک کو [illegible] نہیں ہی [illegible] ہے [illegible] یہ [illegible] جہاں [illegible] وغیرہ سب [illegible] پریسیڈنٹ کی [illegible] نمائش کی [illegible] ہم لوگوں [illegible] کیلئے [illegible] کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے ملکی بھائی [illegible] کے ملک کو [illegible] کا ماں [illegible] وہ [illegible] گورہ والی مثل تھی:

فرانس [illegible]

[illegible] ہوگی [illegible] اس [illegible] عام [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہو [illegible] بارہ [illegible] موجود ہیں [illegible] کام نہیں نکالیگی [illegible] سلوک [illegible] جاتیں [illegible] چین کی [illegible] بادی ہوگی۔

جاپان

جاپان اور روس میں [illegible] تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں (خدا کرے خیر) جائے کہ جاپانیوں کے [illegible] روسی افسر [illegible] انتظام [illegible] کر رہے ہیں۔ شمالی چین سے [illegible] آ رہا ہے گورنمنٹ جاپان [illegible] نہیں ہے۔ [illegible] قاعدہ [illegible] ہے اسمیں [illegible] (دہشت [illegible]) [illegible] جاپان کی مستقل [illegible] سے روس [illegible] میں مداخلت کر [illegible] نہیں [illegible] لڑنے والے [illegible] لڑتے ہیں۔ اگر [illegible] کام [illegible] تو نہیں [illegible] کا [illegible] اس [illegible] خوب واقف ہے [illegible] جاپانی [illegible] جائے تو [illegible] روس [illegible] نظر نہیں آتا۔

مراقش (افریقہ)

فرانس کے ایک [illegible] انگلستان کی [illegible] پر اپنا [illegible] کہ وہ کو اسکو [illegible] سے [illegible] کرے [illegible] علاوہ [illegible] فرانس [illegible] جواب [illegible] سلطان کو ان علاقوں میں [illegible] کا [illegible] خلیفہ [illegible] کے ملکوں میں [illegible] حرب کا [illegible] تمہاری [illegible] قاعدہ [illegible] زبردست [illegible]

[illegible]

روم ۔ بتیس دانت میں ایک زبان

[illegible]

سرافت

[illegible]

بقلم

[illegible]

کنوئیں میں زہر

[illegible]

آغوش میں لینے والا دست شفقت پھیرنے والا تسلی
دلاسے دینے والا باقی نہ رہا - بے ماں کے بچے در بدر رو رو کے
پھرتے ہیں - آہ و بکا کرتے ہیں سب کچھ جو کچھ مصیبت
دردمندان محبت کی مدد اور خوب روشن ہو کر سبق
کرتے ہیں ۔ چنانچہ چار پانچ ماہ سے ہمارا لاہور بھی
اسی طاعون کے قبضہ میں آگیا ہے سیکڑوں گھر
اس موذی نے تباہ و برباد کر دیا ہے - کیا ہندو کیا مسلمان
کیا امیر کیا غریب کیا عورت کیا مرد کیا چھوٹا کیا بڑا -
کیا شریف کیا رذیل غرض سب کے سب اس موذی کے
پنجہ میں گرفتار ہو رہے ہیں - الغرض سب لقمہ ہوئے جاتے
ہیں جو شہنشاہ کہلاتے ہیں ۔ کرنیل نام ہو جو آپکو قسم
نہیں - خیر اسکا جواب تو سیدھے پاس یہ ہے کہ
[illegible] اور کھائے جاتے ہیں ۔ جبتک یہ بار بھی اٹھا [illegible]
مسٹر پلیگ سے تلک کیطرح ہم یہاں نکلیے پھر روز [illegible]
[illegible] نعمت جو کہ گا کا ملے ۔ اب آپ تشریف لیجئے
اور تشریف کو ہندوستان [illegible] جلد
[illegible] آپ یہاں [illegible] روز ہے ۔ اب ہم لوگوں سے آپکی
مہمانداری ہو نہیں سکتی - خدانخواستہ اگر آپکی خاطر
مدارات میں کچھ فرق ہوا - تو آپ ناحق کو ناراض
ہو جائیں گے - علاوہ اسکے تین دن مہمان چوتھے دن
بے ایمان کے مصداق آپ بن جائینگے - بس چلتے پھرتے
نظر آئیے جلد تشریف کے ٹوکرے کو یہاں سے اٹھائیے
[illegible] ہو آپ بڑے بزرگ ذات ہیں - جسکا کہنا
[illegible] کی آنکھوں میں انگلی کر دینا آپکا کام ہے - ذرا سی
[illegible] کر دیا تو آپکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے
[illegible] آپ وہی بزرگ ذات ہیں کہ آپکے باعث
[illegible] بڑے حکام و رئیس عظام کو [illegible]
[illegible] آبرو ریزی پھیلا دیا [illegible]
سب تو سب مگر [illegible] رعایا کو تو
بدگمان کر دیا جیسا کہ جناب لفٹنٹ گورنر [illegible]
[illegible] لاہور کے لوگوں سے

معلوم ہوا کہ بعض ناسمجھ رعایا کا یہ خیال ہے کہ طاعون وان
کچھ نہیں ہے - سرکار کنوئیں میں زہر دیکر ہلاک
کرواتی ہے - پھر سے [illegible] علاج در حقیقت کو
کیوں نہیں ۔ دیکھئے طبیب [illegible] یقین ہے دوا کے جذب
اور کسیکا معتقد ہے [illegible] تو مرتے ہیں [illegible]
ناصح کر گیا ۔ موت [illegible] بے جان ہو جاتے ہیں
غرضکہ سب یہاں دل میں خیال ہے [illegible]
ہے حال طبیعت کا ادھر اودھر [illegible]
معاملے ذکر [illegible] مسٹر پلیگ کا یہ حال ہے ۔

ہماری رائے

یہ ہے کہ ایک نوٹس مسٹر موصوف کو دیا جائے کہ چونکہ
ہم لوگوں نے آپکو مسافر و بیکس لایق اور شریف
سمجھکر رہنے کو جگہ دی تھی - اور جو کچھ ہم لوگوں سے
ہوسکا خاطر و مدارات کی - جو آپنے کہا وہ کیا - جان
و مال کو آپ پر تصدق و قربان کیا - مگر آپکی حرکات
ناشایستہ و رفتار گفتار سے معلوم ہوا کہ آپ رذیل و
پاجی سخت نالایق و محسن کش ہیں - لہذا آپکو بذریعہ
نوٹس ہذا کے اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اندر چوبیس
گھنٹہ کے ہندوستان سے نکل جائیے ورنہ بعد
گذرنے میعاد نوٹس ہذا کے حرب ضرب [illegible]
کی گردان گردانی جائیگی - اور حسب دفعہ ۴۲۰ سزا
دی جائیگی - پھر دیکھئے - پھر دیکھئے مسٹر پلیگ کو
پتلون چھوڑ بھاگتے نظر آتے ہیں - اگر دیا
ہو تو میرا ذمہ - آیندہ جیسی مرضی عالی ؛

راقم

[illegible] علی خان پیر دی - [illegible] لاہور

یاد رہ جائیگی جفا تیری
دن گذر جائینگے مصیبت کے

لاہور - [illegible] مئی سنہ ۱۹۰۰ع

بھوکوں میں سانپ بھوکی مینڈک اور تشنوں میں [illegible] دور دور [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible] رسالہ [illegible]
[illegible] کا ذکر [illegible] نہیں [illegible]
اسمال [illegible] تربیت [illegible]
[illegible] انگلی [illegible]
بیان کون [illegible] کیا تماشا ہے بیان کر [illegible]
کہلاتی جاتی ہیں - وہ سب اسمال [illegible]
[illegible] جسقدر [illegible] کو [illegible]
وہ تو ہم مرثیہ خوان ہی کے حصہ میں [illegible]
جسقدر مرثیے [illegible] تر بیٹھے [illegible]
[illegible] - میاں وہ [illegible] مرثیہ میں [illegible]
ہم بھی [illegible] اول [illegible]
کا معرکہ [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] طاعون کا [illegible]
سے کچھ کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہے کہ [illegible]
تو صرف [illegible] اور [illegible]
ہندو مسلمان [illegible] جوتے [illegible]
اور [illegible] کی جان [illegible] جنہوں نے صرف [illegible]
کی لالچ میں ہزاروں کو [illegible] اور [illegible]
ایک بہت بڑا [illegible] جان [illegible]
کا خون ہوا جاتا ہے - [illegible] وہ کیا ہم بھی تو [illegible]
میاں [illegible] سے میاں کچھ [illegible]
[illegible] جیسے [illegible]
[illegible] وہ لوگ [illegible]
والے کے [illegible] باتوں کی [illegible]
[illegible] کا زیور [illegible]
[illegible]
[illegible]

آواز میں نازنین ممبروں پر مرثیہ پڑھتے ہوئے سرخ سرخ رخسار و چہرہ بنا آنسو بہاتے ہوئے آفت زدہ مصیبت پر مصیبت ام ہائے زہر جاتے ہوئے تعزیہ کے جلوس میں چلے جاتے تھے۔ جن کو دیکھکر بڑے بڑے سنگدلوں کی آنکھوں سے روتے تھے۔ اور تماشا ہوتا وہ تازہ و غم جاتا تھا جس کے صدمہ کے متحمل بھلے معزز لوگ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیا تعجب جو گھروں سے باہر بہیر سچ نکلنے میں سے کہدین تعزیہ دیکھنا قطعی حرام ہے۔ نہ ہو تو مجلس کرکے دیکھو۔ سوائے ان کے وغیرہ کے کر ہی خاص بزرگوں سے کرن ذلیل ہوگا ان کہیں موتی جان نبی جان قدم جان بہاگا جان یہ جان وہ جان دنیا جان اوکی جان تمہاری جان ہماری جان سے یہاں مجلس ہوتی ہے جیسے مذہب تمہ بیاں فتنہ اور پنچ عامہ والے ذلیل دار ہر یہاں۔ اور وہ جن کے سر پر دم ہوتی ہست ملے تو یہ ترکی ٹوپی والے بابو جی منشی جی یہ صاحب صاحب۔ سرکار صاحب۔ خاص صاحب شاہ صاحب۔ کسقدر تشریف لاکر زیب تن کیجئے۔ کہ بیچارے غریبوں کو تبرک ملنا محال ہوتا۔ اور سب کا ارمان دل کا دل ہی میں رہ جاتا ہے۔ اس کا بڑا صدمہ جاتا ہے کہ بیچارے تکلیف کے مارے کہیں ایسی ویسی جگہ سے تبرک پا نہیں سکتے۔ یہی دو چار شخص تعلیمیافتہ انہی دل بھر بس نکالنے والے ہیں سو وہ گھر ہے کے سینگ کی طرح غائب ہیں۔ خالی رہ گئی ہے سو بھائی بلکہ نہایت افسوس ہے کہ ان لوگوں کو تبرک نہ ملا۔ اور مزید براں یہ کہ ہر سال ہی انتظار میں اتحاد دل بلبلا کر رہجاتا کہ خاص نام شربت بھی سو تبرک لیوں۔ اور یہ دور سے ترس کرین وہ وقعہ جاتا ہے جس کا بیان لا بیان ہے۔ اب بتاؤ کہ ہم تمہاری تعزیہ داری میں شریک ہوں یا اچھی طرح میں مجھو کیسی کبری گستاخی۔ لاحول ولا قوۃ۔ عجب شخص ہو۔ محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ خدا کی پناہ۔

جیسی تو دنیا کا یہ حال ہے جیسے کسی محتاج کو بلا لائینگے۔ اور اون کی دعوت کردینگے۔ ایسے مرثیہ خوانوں سے باز آئے۔ اچھا میں۔ پنچ اگر تمہیں تعلق نہیں ہے تو ہم نے سنا ہے کہ شاید بڑی موتی جان اپنا دہی پنچ لیکر مجلس کرنے کو آتے ہیں۔ یہ میں کیسے کہوں کہ تم بھی آکر شریک ہونا لیکن یہ تماشہ ضرور دیکھنا۔ یہ تو میں جانتا ہوں کہ جیسے انکا عقیدہ ہے کہ تعزیہ دیکھنا حرام ہے ویسے ہی تمہارا مذہب ہے کہ رنڈی کے گھر جانا حرام ہے لیکن ہم کیا کریں۔ عیسی بدین خود۔ موسی بدین خود۔ فرق اتنا ہے کہ تم سال بھر میں اس ناجائز کو ایک مرتبہ جائز سمجھتے ہو۔ اور یہاں سال میں بہت سے ناجائز کے جائز ہو جاتے ہیں۔ خیر جو کچھ ہے ہم دور ہی سے تماشہ دیکھ لینگے۔ والسلام علیکم

ل۔ ق ۱۵

وہ ہی گھڑی کہنے والا خود یہ نام سنکے گا کہا لایا ہے پنچ

عشق

جناب اڈیٹر صاحب معظم و مکرم بندہ۔ السلام علیک مزاج شریف۔ لوگ کہتے ہیں کہ عشق کسی زمانہ میں تھا اور اب سوائے نام کے اور کچھ نہیں رہا۔ مگر جناب ہمارے (ٹیلیگراف) سگنلر متعینہ حیدری کچھ (جنوبی وزیرستان) کے سر پر تو آجکل عشق کے بھوت نے ایسی قدرت کر سواری گانٹھی ہے کہ بیچارے کے ہوش و حواس اڑ چھپ کر کچھو ہیں۔ یاد محبوب (کواپری) میں مرآگئے کی خبر ہے اور نہ پیچیدہ کی شہد ہو۔ صبح سے شام اور شام سے صبح تک وہ ہیں اور کالی کلوٹی تصویر جانا ل۔ اسیکے ساتھ ہنسنا اسیکے ساتھ رونا اسیکے ساتھ کہنا اسیکے ساتھ سوتا۔ کیا کیا تھا اور تنہا اسیکے ساتھ بیٹھنا۔ اسیکے ساتھ لیٹنا۔ اور اسیکے ساتھ سونا۔ اسیکے ساتھ بات کرنا۔ اسیکے ساتھ بولنا۔ غرض اسکے سوا کچھ کام نہیں جبتک تصویر چھاتی پر دھر کر نہ لیٹے نہیں۔ جبتک بغل میں دبکر پہلو میں چٹکی نہ لی

میں نہیں آتا۔ خیر یہ تو جو کچھ ہے سو ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ فرائض منصبی کو بھی بھلا رکھا ہے جب بلاؤ غیر حاضر۔ ضروری سرکاری تار خبریں پڑی ہیں مگر وہاں خبر ہے نہ باشد۔ آپ تو حضرت خواہ مخواہ کی شکایت کر رہے ہیں بھلا وہ اپنے غیر سے تو غیر کی خبریں لیکر کیا کریں جنہیں کچھ لطف نہیں تسلی نہیں تشفی نہیں ہوس کی داد و نہیں۔ وعدہ وصل نہیں۔ ہاں اگر وہ منہ بسو ہوجائے گر تاکید سے یار جانی کی تار خبر آئی ہے تو پھر دیکھئے کیسے آگے جاکر ہزور کہیں تو ہوئے۔ اگر دفتر میں موجود بھی ہون تو موجودگی عدم موجودگی کے برابر ہے کیونکہ کانوں میں تو کسیکے واللہ کالے کالے پیر کے سفید سفید زیور کی جھنکار گول گول گھونگھروں کی چھن چھنا ہٹ سنائی دے رہی ہے تو بھلا اس شور و شت کی منحوس کر گٹ کون سنے۔ تنخواہ چالیس کی تین تیس پچیس بلکہ بیس بلکہ دس بلکہ ایک بھی نہ ہے۔ نوکری کی جاتی آج اسی وقت اسی لحظہ اسی دم اسی ساعت اسی گھڑی چلی جائے مگر حسرت تو یہ ہے کہ حیدری کچھ ایسی جگہ میں بھی ایک دفعہ مل جائے۔

غذا نہیں اور مسلمانو نخوع تو قیامت آئی دے گئی مرتبہ نوبت گذشت ہو چکی ہے مگر ابھی تک ہوش ٹھکانے نہیں آئے یہی حال رہا تو دوسری تو موں سے پیچھے رہ جاؤ گے

ق ۱۵

ایم اے۔ ڈی۔ سنگر۔ خریدار پنچ اودھ انزسرواکی (جنوبی وزیرستان)۔

صغرسنی میں کبیرہ گناہ

بھیا پنچ اودھ واگزار پنچ۔ اپنی آزادی کی ٹٹو یا ادبار بہادر کیا تو تنہا ہوشیاری و نگرانی سے باندھا ہوا ہو کہ کہیں کو نجہ و بازار میں چرتا پھرتا ہوا اور کوئی طفل مکتب اوسے پکڑ کر لیجائے اور اوسکے منہ کی لگام آپکے ہاتھ میں ہو۔ اور نقارے بجاتے پھرتے ہوا اور کچھ نکلنے لگا

کیجئے ہو۔ اگر آپکو بادر نہو تو سُن لیجئے۔ اور بیسیرے ہوشیاری
دخبرداری کر دینے کا انعام دولوائیے۔ مقام منڈی بلدر ...
ضلع مینی تال ہے کہ ایک صاحبزادہ بلند اقبال پڑہنے سے
جی چراکر ہو جانیکے تو کسیکا ٹٹو آوارہ پہرتا ہوا ہاتھ آگیا۔
چونکہ بابو کے بیٹے تہے ویسے ہی بابو سے شوق تہا
سوار ہوتے ہی بریلی پہونچے۔ اور اسٹیشن ریلوے پر
گہوڑے کو تنہا چہوڑکر آپ ٹکٹ خرید سہارنپور روانہ ہوچکے
ملازمان ریلوے نے بے وارثی دیکہکر باقاعدہ پولیس
کو اطلاع دی۔ پولیس نے تفتیش سے معلوم کیا کہ ایک
لڑکا اس وضع اور اس عمر کا یہاں باندہ گیا تہا پہر
کیا تہا چہار طرف حلیہ جاری شد۔ شبہ میں بچہ بہی گرفتار
ہوگئے۔ اور قبول بہی کیا کہ یہ ناشایستہ حرکت ہمین ناشایستہ
سے سرزد ہوئی۔ جیسکا سبق اسکول کی غیر حاضری مین لیا
کرتے تہے اور سلی پرنس تہی کہ امتحان مین کسی قدر
تمیز حاصل کر سکتا ہون چنانچہ عدالت کی انگریزی امتحان مین
انگریزی میں ہوت سے ۱۵ ضرب بید کا نمبر انعام مین دیا گیا۔
خالی سب ہے۔ یہ عمر اور یہ حرکت۔ یہ پیشے اور یہ دل۔

راقم

وہی گہری کہنے والا۔ ڈبلیو۔ ایم۔ کے۔ بی۔
کالا کہانی۔ از نینی تال۔
مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۹۷ء

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

جسمین خلفاء اربعہ کے فضائل و مناقب عشرہ مبشرہ
کے محامد۔ ازواج مطہرات کے فضائل۔ تمام اہلبیت کے
ستودہ خصائل۔ حضرات حسنین کے برگزیدہ فضائل
ہین۔ سچ تو یہ ہے کہ دریا کو کوزہ مین بند کرنا اسی
کتاب کا نام ہے۔ ایک کالم عربی۔ دوسرا اردو جسمین
اوسکا بامحاورہ ترجمہ مصنف نے لکہا ہے بطرح عربی
کے حواشی ایک حاشیہ پر اور اردو کے دوسرے حاشیہ
پر بڑی کاوش کیساتہ لکہے گئے ہین۔ ... توصیف

اسکے دیکہنے پر موقوف ہے کہ اس نایاب کتاب کی عمدگی بڑی
بڑے محققین کی تقریظین ثابت کر رہی ہین۔ غرضکہ
یہ کتاب بہمہ صفت موصوف ہے۔ اور ہماری غرض
صرف آپکی ایک نظر انصاف پر موقوف ہے۔ ایک جلد
منگاکر دیکہین۔ قیمت بذریعہ ویلیو ۱۲؍

المشتہر

مرزا محمد عبد الغفار بیگ مالک افضل الاخبار دہلی۔

مکمل تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء

(مرتبہ قاضی محمد جلال الدین صاحب مصنف مثل گل رعنا وغیرہ)

اس دلچسپ جنگ کی صرف یہی ایک کامل تاریخ ہے جو
ساعت لساعت واقعات کی ترتیب کو ملحوظ رکہکر زمانہ
از مین سے پر مشتمل ... چہاپی گئی ہے یہ کسی
ایک شخص کی تحریر کا ترجمہ نہیں ہے۔ بلکہ چند رہبر منتخب
اشخاص کے چشمدید واقعات قلمبند کئے گئے ہین
جو ایک ہی وقت مین مختلف مقامات مین خاص اسی کام
کے لئے مقرر کئے گئے تہے اور تفصیل ان معزز اشخاص
کی جن کی مطبوعہ تحریرون سے اکثر حصہ تاریخ کا مرتب
ہوا ہے یہ:۔

نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہی عساکر عثمانیہ۔
نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہی افواج یونانی۔
نامہ نگار ٹائمز متعینہ ... ہمرکاب افواج یونانی۔
نامہ نگار ٹائمز متعینہ ایپائرس۔
نامہ نگار رویٹر ہمراہی افواج ٹرکی۔
نامہ نگار رویٹر ہمراہی افواج یونانی
نامہ نگار ڈیلی میل ہمراہی مارشل ادہم پاشا۔
نامہ نگار مارننگ پوسٹ لندن۔
نامہ نگار نیو فری پریس۔
نامہ نگار پال مال۔
نامہ نگار فرینک فرٹر زیٹنگ۔
ہز ہائینس ... مبر پارلیمنٹ۔

کپتان نارمن صاحب۔
مسٹر فرینکلن برلین۔
سر الفرڈ ملز (مولف تاریخ مصر)
نامہ نگار الموئید مصری متعینہ میدان جنگ۔
کرانیکل ... ہیرلڈ (دشمنی) اقدام ترکی صیغ
... وغیرہ۔
علاوہ برین جغرافی اور جنگی معلومات سے پر ہے۔ مع نقشہ جات
ترکی۔ درگئی۔ تہسلی۔ کریٹ۔ قسطنطنیہ۔ ... ونقشہ
حضرت سلطان۔ وغازیان ادہم و عثمان و مختار و مخدوم
وخیری و حفیظ ... پاشا وغیرہ وغیرہ۔
کتاب مجلد سنہری قیمت صرف ایک روپیہ ۸ آنہ محصول
نوٹ۔ مہربانی فرماکر اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے

المشتہر

محمد یوسف ... مقام ... دون۔

منتخب مضامین دہلی کی بیسٹ نظیر ناول

[illegible]

قیمت ... ۱۲؍

[illegible]

المشتہر ...

جاسوسون کی رپورٹین

رپوٹر کا بیان ہے کہ میفکنگ سے تار دیتے ہین کہ ڈچون نے میفکنگ کا محاصرہ اوٹھا دیا اور ہماری امدادی فوج شہر مین داخل ہو گئی محاصرہ میفکنگ ۲۱۷ روز تک قائم رہا۔

رات کو رہائی میفکنگ کی خبر آتے ہی لندن مین جو خوشیان منائی گئین وہ حد بیان سے باہر ہین نو بجے ساڑھے نو بجے مینشن ہوس مین رپوٹر کا تار وصول ہوا۔ اور تھوڑی دیر مین تمام شہر مین یہ خبر مشہور ہو گئی اور وزارت خانہ اور ہوس آف کامنز مین ایک دہوم مچ گئی ہوتے دس بجے تک تمام محلے لوگون سے بہر گئے اور خوشی کے نعرے سے تمام شہر گونج اوٹہا مینشن ہوس مین فورا فانوس روشنی کا انتظام ہو گیا اور کرنل بیڈن پاول کا فوٹو بلند کیا گیا اسقدر تماشبین وہان جمع ہو گئے کہ پولیس کو بڑی سرگرمی کیساتہہ انکا انتظام کرنا پڑا۔ تمام شہر مین فتح کی جہنڈیان بلند ہو گئین۔

(دو بجے شب ساعت تک) تمام لندن مین شب بہر لوگون کا مجمع رہا۔ اور ایک عجیب منظر دکہائی دیتا تہا رات تک اسقدر لوگون کا مجمع ہے کہ تمام راستے بند ہو گئے ہین۔ ہر جگہ خوشی کے جلسے ہو رہے ہین اور تمام شہر مین روشنی ہوئی ہے۔

سرکاری طور پر یہ خبر مشہور ہوئی ہے کہ جنرل بولر نے نیوکیسل پر قبضہ کیا۔ ہمارے مقابلہ سے جو ہزار فوج بہاگ گئی اوسمین سے ایک ہزار تو واکرسٹروم کیطرف گئے ہین اور ... سپاہی ... میل کی راہ سے فری اسٹیٹ مین داخل ہو گئے ہین اور باقماندہ ... شمال ... ہے کہ فری اسٹیٹ ... شمال کیطرف گئے ہین اور کہتے ہین کہ ... پر مقابلہ کیا جائیگا۔

لارڈ رابرٹس کرونسٹاڈ سے ... تار دیتے ہین۔

تار دیتے ہین کل ہوپسٹاڈ مین داخل ہوئے اور فوج کا کمانڈر ڈوپر تہا اور ڈچون نے اوسکی اطاعت قبول کی۔

جنرل براڈووڈ نے ۱۰ مئی کو ونڈلی پر قبضہ کیا ڈچون نے مقابلہ تو کیا تہا مگر بہت کمزور۔ پریسیڈنٹ اسٹین وہان نہ تہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۳ ماہ حال ہی کو یہان سے بہاگ گئے۔ یہ شہر دارالسلطنت تہا ۱۰ مئی کو جنرل ہٹن کی ماونٹیڈ انفنٹری نے کرونسٹاڈ کے شمالی مغرب مین ۲ میل کے فاصلہ پر ایک ڈچ فوج پر اچانک حملہ کیا اور جنرل بوتہا اور ۲۳ سپاہیون کو گرفتار کیا۔

رپوٹر ۱۰ ماہ حال کو کرونسٹاڈ سے تار دیتا ہے کہ ڈچون نے دریای وینبرگ کا ریلوے پل بارود سے اوڑا دیا۔

نیویارک کے میئر نے سرکاری طور پر سٹی ہال مین ڈچ ڈیلیگیشن سے ملاقات کی تمام ہال معززین شہر سے بہرا ہوا تہا۔ مذکور ڈیلیگیشن نے امریکن ہمدردی کی درخواست کی۔

لارڈ رابرٹس کرونسٹاڈ سے تار دیتے ہین کہ جنرل ہنٹر ٹرانسوال مین داخل ہو گئے۔ اور کرسچیانہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ تک پہونچ گئے ہین۔

لارڈ رابرٹس کرونسٹاڈ سے تار دیتے ہین کہ جنرل ہنٹر کرسچیانہ مین بلا مقابلہ داخل ہو گئے۔ دشمن کلرکس ڈراپ کی طرف لوٹ گئے۔

میفکنگ کی رہائی کے متعلق زیادہ تشویش ہو رہی ہے اسلئے کہ وہان کی خوفناک حالت کے متعلق مختلف دل شکن افواہین مشہور ہو رہی ہین یہ افواہین اکثر ڈچون کی طرف سے مشہور ہوئی ہین۔

فوج [illegible] طور پر لکہتے ہین کہ ۱۰ ماہ حال کو [illegible] نے شکست دی [illegible] بہت سے ڈچ قید ہوئے۔ ۵ برٹش سپاہی مقتول و مجروح ہوئے۔

اخبار کیپ آرگس رقمطراز ہے کہ ڈچون کا کمانڈر سائیمن [illegible] ڈچون کے میفکنگ مین مقید ہے۔

جنرل بولر اطلاع دیتے ہین کہ مین ڈنڈی پہونچا اور مجہے امید ہے کہ میرا ... انگلش نیوکیسل پہونچا ہوگا۔ انجینئرس لانگنیک اور انگیگو کے درمیان کی ریلوے کی تعمیر ہو رہی ہے۔

لارڈ میتہون جو بوسٹاڈ کی راہ سے ۲۰ میل تک آگے بڑہتے چلے گئے راستہ مین کہین دشمن نظر نہ آئے [illegible] اور [illegible] کے بہت سے ڈچ برٹش اطاعت پر راضی ہین۔

جنرل رنڈل نے میکوانگس نیک پر قبضہ کیا اور ویلپرجٹ اور [illegible] نے ۱۰ ماہ حال کو لیڈی [illegible] پر قبضہ کیا۔

رپوٹر یونگٹن سے ۱۵ ماہ حال کو تار دیتا ہے یہان کے اضلاع مین ابتک بجز [illegible] امن قائم نہین ہوا اور ابتک باغیون کی چہوٹی چہوٹی جماعتین [illegible]

لندن ٹائمز پیکن کے ایک تار سے مطلع ہے کہ مارچ کو کوریا کے متعلق جو معاہدہ ہوا اوسکی رو سے روس کو بندرگاہ ماسمپو پر پورا اختیار رہیگا اور جاپان کو اس قسم کا کوئی اختیار دیا نہ جائیگا۔

مسٹر [illegible] نے جلسہ برسٹل مین بیان کیا کہ مجہے یقین ہے کہ اب جنگ جلد ختم [illegible] ہماری شجاعت کی شہرت ہوا سے منتشر ہو رہی ہین اور عنقریب لڑائی اختتام پر پہونچا چاہتی ہے مجہے امید ہے کہ بہت جلد میفکنگ کی رہائی کی خبر ہمارے کانون تک پہونچیگی۔ جہان [illegible] نے اچہی ہمت اور استقلال سے غیر فانی نام پیدا کیا ہے۔ ہماری بحری فوج مین شاید ترقی ہوگی۔ بری افواج کے بڑہانے کی میرے خیال مین ضرورت نہین ہے۔

مسٹر [illegible]

بمبئی کے متعلق بحکم دونوں ساتھی اور برہمنی نام دو دخانی جہازوں میں سخت ٹکر کا حادثہ ہوا تھا۔ برہمنی نام جہاز پاش پاش ہو کر ڈوب گیا تھا۔ عدالت تحقیقات نے اس حادثہ کی ذمہ داری برہمنی جہاز کے کپتان پر عاید کی۔ قرار دیا کہ اسی غفلت سے یہ سخت حادثہ ہوا تھا اور اس جرم میں کپتان مذکور کی سند ڈیڑہ سال کے لئے ضبط کی گئی ہے۔

لفٹنٹ کرنل حافظ محمد نواز خان صاحب بار کابل کے لئے جدید برٹش ایجنٹ مقرر ہو گئے ہیں روانگی افغانستان کے متعلق تمام تیاریاں پوری کر چکے ہیں اور ایک دو دن میں پشاور سے روانہ کابل ہوا چاہتے ہیں۔ روانگی میں التوا کی یہ وجہ ہوئی ہے کہ ذاتی عملہ مقرر و آراستہ کرنا تھا۔ اب یہ سب کام ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے۔

۱۱ مئی کو بعد دو پہر مسلح وزیری لٹیرے بنوں کے تھانہ پر آ پڑے۔ ایک کانسٹبل کو مار ڈالا۔ ایک قتل ہوا۔ یہ عمر زئی کا مشہور مرتد مسیحی دیدار تھا۔ ایک مجروح ہوا۔ لیکن بھاگ گیا۔ لٹیرے کئی رائفلیں اور سامان کارتوس لیکر ایک چھوٹے سے مقامی درہ کی راہ بھاگ گئے۔

سنہ ۱۸۳۱ء کی ضرب کا روپیہ چلنے کی ممانعت ہو گئی تھی دی گئی۔ ریلوے پر اس سنہ کا روپیہ اب واپس نہ کرینگے سنہ ۱۸۳۱ء سے سنہ ۱۸۷۰ء تک جتنا روپیہ مضروب ہوا ہے اب پہنسنہ ہی مشکوک تھا اسکی نسبت خاص حکم جاری ہوا۔

سیلون میں ۳۰۰۰ ہزار بورژ قیدی بالفعل بھیجے جائینگے لیکن یہاں گنجائش ۴۰۰۰ قیدیوں کی ہے۔ گذشتہ ہفتہ بمقام ... مقام کولیوال ... میں طاعون کے ہیضہ کی تازہ خبر آئی ہے۔ شہر ... کے بھی ایک دو موضع کھیوں میں بھی طاعون ہوتا۔

تمام ہندوستان میں بابجا محرم بخیریت گذرا مگر ایک موضع گورکپور (موضع بستی ضلع) میں بکھوت ہندو مسلمان سپاہی نیچے گئے۔ ہجوم میں سے ایک قتل اور بہت مجروح ہوئے بہرامن ہو گیا۔

راولپنڈی کے سردار بوٹا سنگھ نے ... ہزار روپیہ دئے تھے وہ بذریعہ جہاز بندر الزبتھ کو بھیج گئے۔ انتظام ہو رہا ہے کہ ایک ذرتری فیلڈ ہسپتال بھی جنوبی افریقہ کو روانہ کیا جاوے۔

کشمیر میں شکار کے لئے گولی بارود لیجانے کا لائسنس دینے کا اختیار صاحب ضلع راولپنڈی کو دیا گیا ہے۔ لائسنس بلا فیس ہوگا۔ لیکن پرتال کیجا ئیگی کہ شکار بھی کر سکنے کے لئے ہے۔ اور درستنی قرینوں سے ہے۔

خوشی کا مقام ہے کہ ایران میں علوم و فنون جدیدہ کی اشاعت اور کارخانوں کے قیام کا شوق دن بدن روبترقی ہے جابجا علمی و صنعتی مدارس مطابع کتب خانہ۔ اور کارخانے قائم ہو رہے ہیں اور ملکی انتظام کی اصلاح کیطرف بھی توجہ ہو چلی ہے۔ ایک معتبر کا بیان ہے کہ شاہ ایران سیر و تفریح کیلئے نہیں بلکہ ترقیات یورپ کو بچشم خود معاینہ کرینگے اور جو چیزیں اپنے ملک میں رائج کرنے کے لئے یورپ کو گئے ہیں اکثر باشندوں نے اجنبی پارچات کو ترک کر کے ملکی پارچات کے استعمال کرنیکا عہد و وثوق کیا ہے اور انکے خیالات میں کچھ عرصہ سے جو تغیر عظیم ترقی و بہتری کی طرف واقع ہوا ہے اسکا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہی کہ صرف تبریز گیلان میں ایک ہفتہ کے اندر حصص بنک ایک سو شخص خریدار ہوئے زیادہ تر خوشی اس امر کی ہو کہ ایران کی علما و مجتہدین بخلاف سابق اب ترقی و تہذیب کی تائید میں ہر طرح سے سعی و کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب یہ کوشش جاری ہے

کہ ... واسطے دوان ریل و مسجد وغیرہ و مسافر خانہ پر مدارس کو ترجیح دیں اور ... کی تعمیر و تیاری کو بھی اپنی خیرات کی مصرفوں میں شامل کریں اور بعض علما نے غیر معمولی صدقات و زکوٰۃ کا کرایہ کا ایک حصہ ضرور اشاعت علوم کے لئے مختص کر دیں۔

نیپال کے مہاراجہ صاحب نے ... کے ... لوگوں کو تعلیم کے لئے ... ہزار میں جاپان بھیجے ہیں۔

بلگیریا میں جو مظالم مسلمانوں پر ہو رہے ہیں انکی خوفناک اور دل ہلا دینے والی خبریں مصری اخبارات میں مسلسل شائع ہو رہی ہیں یورپین مہذب کا ... معترض ہوں گے۔ مگر کیا سلطنت عثمانیہ پر بھی اپنی رعایا کی حفاظت واجب نہیں۔

ترکمان کے یہودی اسعد آباد شہر کے قریب آباد کئے جا رہے ہیں انہوں نے عثمانیہ تابعیت قبول کر لی ہے اور اقرار کیا ہے کہ حکومت سے کبھی زمین یا نقد امداد کی استدعا نہیں کرینگے۔

طاعونی شکار

تاریخ و ماہ سنہ ۱۹۱۵ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۵ء	۳۸	۴۳	۲۲۵
۱۴ مئی "	۴۳	۴۲	۱۹۶
۱۵ مئی "	۴۶	۴۲	۲۲۲
۱۶ مئی "	۷۹	۵۴	۲۴۱
۱۷ مئی "	۴۶	۳۶	۲۱۲
۱۸ مئی "	۹۰	۳۵	۲۲۸
۱۹ مئی "	۳۲	۳۰	۱۱۹

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع کیا گیا